© rasailojaraid.com

مولانا مشتاق احمد (چنیوٹ) — ناقابلِ تردید:

تضادات مرزا قادیانی

قرآن مجید ایک ابدی صحیفۂ ہدایت ہے جو کہ حضرت جبرئیل کے واسطہ سے حضرت نبی اکرم ﷺ پر اترا اللہ تعالیٰ کی یہ آخری کتاب ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔ قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت یہ قوۃ استدلال، سادگی و تاثیر، نکتہ گیری و ہمہ گیری کا کوئی مقابلہ کرسکا ہے نہ کرسکے گا۔

قرآن مجید کے معجزہ ہونے کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے تضادات سے پاک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ولو کان من عند غیر اللہ لوجد وافیہ اختلافا کثیراً

(اور اگر قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے) حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اپنے تفسیری حواشی میں لکھتے ہیں۔ اور نیز یہ مطلب بھی ہے کہ ہم برابر دیکھتے ہیں کہ جب آدمی کوئی کلام طویل کرتا ہے تو وہ یکساں نہیں ہوتا کوئی جملہ فصیح کوئی غیر فصیح کوئی صحیح کوئی غلط کوئی سچا کوئی کاذب کوئی موافق کوئی باہم متناقض ضرور معلوم ہوتا ہے اور قرآن مجید اتنی بڑی کتاب ان جملہ اختلافات سے پاک ہے جو طاقت بشر سے باہر ہے (تحت آیت مذکورہ)

قرآن مجید کے ساتھ تقابلی انداز میں کسی اور کا ذکر کرنا اگرچہ ذوقِ سلیم پر گراں تر ہے لیکن مجبوراً لکھنا پڑتا ہے کہ بد قسمتی سے انگریز کے زیر سایہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی نبوت کیا اور اپنی وحی کو قرآن مجید کے برابر اور ہمہ قسم کے تضادات سے پاک قرار دیا (حقیقت الوحی ص ۱۰۸) نیز یہ دعویٰ بھی کیا کہ میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتا جو کچھ کہتا ہوں وہ وحی الٰہی ہے

وما ینطق عن الھوی ان ھوالاوحی یوحی (تذکرہ ص ۳۸۸)

اسطرح مرزا صاحب کے زعم کے مطابق ان کے سارے اقوال و تحریرات وحی الٰہی ہیں۔

چنانچہ ضروری معلوم ہوا کہ ایک رسالہ کی شکل میں مرزا کے اس دعوے کا تفصیلی جائزہ لیا جائے اور عوام الناس کو بتایا جائے کہ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو زرتابی قباؤں میں سحر کا نام لیکر رات کی تعلیم کرتے ہیں۔ آخر میں چند وضاحتیں حسب ذیل ہیں۔

قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ پروپیگنڈہ بہت کرتے ہیں کہ علماء ہمارے مرزا صاحب کی عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کرتے ہیں حالانکہ ایسا قطعاً نہیں ہوتا اور نہ ہی اس رسالہ میں ایسا کیا گیا ہے۔ مرزا صاحب کی عبارات مکمل ذمہ داری سے نقل کی گئی ہیں۔

مرزا صاحب کی کتابوں کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں جو ایڈیشن ہمارے سامنے تھے ان سے حوالہ جات بڑی احتیاط سے نقل کیے گئے ہیں۔ قادیانی ناواقف مسلمانوں کے سامنے مختلف ایڈیشن پیش کر کے حوالہ غلط

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونے کا یقین دلانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اس لئے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ مرزا صاحب کے اقوال میں تضاد ثابت کیا جائے لیکن بعض مقامات پر موافقت عنوان کی وجہ سے مرزا صاحب کے قول و فعل میں تضادات اور مرزا محمود اور مرزا قادیانی (باپ بیٹے) کے اقوال میں تضادات بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر کوشش کو اپنی بارگہ میں قبول فرما کر احقر مؤلف کے لئے ذریعہ نجات اور بھولے بھٹکے قادیانیوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائیں۔

تمہید

مرزا غلام احمد قادیانی مجموعہ اضداد تھا۔ اس نے بیک وقت متضاد دعوے کئے اور دعاوی کے لحاظ سے اپنے لئے متعدد نام، القاب تجویز کئے مولانا محمد رفیق دلاوری مصنف "رئیس قادیان" کی تحقیق کے مطابق مرزا صاحب کے اسماء و القاب کی تعداد ننانوے تک جا پہنچتی ہے۔ عیسائیوں کے نظریہ ایک تین، میں تین ایک میں کی طرح مرزا صاحب کے دعاوی اور خود ساختہ عہدے بھی انسانی فہم و فراست سے بالاتر ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب مرزا صاحب نے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں کے نام بیک وقت اپنے لئے تجویز کئے تو انہیں تضادات کا مرکب بننا ہی تھا۔

تضاداتِ مرزا کی وجوہ

مرزا صاحب کی ذات اور ان کی تحریرات میں یہ تضاد کیوں پیدا ہوئے؟ یہ ایک اہم سوال ہے اور اس کے لئے مرزا صاحب کا گہرا نفسیاتی مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم سرسری غور کرنے سے مرزا صاحب کے تضادات کی حسب ذیل وجوہ سمجھ آتی ہیں۔

۱۔ مثل مشہور ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ مرزا صاحب چونکہ بڑی مہارت سے جھوٹ بولنے کے عادی تھے اس لئے جھوٹ کی نحوست ان پر طاری ہوئی کہ نسیان کے مریض بن گئے اور ان کو یاد نہ رہتا تھا کہ میں نے پہلے کیا لکھا ہے اور اب کیا لکھ رہا ہوں اس ضمن میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک ہی صفحہ پر متضاد باتیں لکھ جاتے تھے اور پتہ نہ چلتا تھا۔

۲۔ اپنے مؤقف کی تبدیلی کی وجہ سے بھی تضاد پیدا ہوا اور ایسے تضادات کا مرزا صاحب کو بھی اقرار ہے دیکھیں "اعجاز احمدی" ص ۸ ایام الصلح ص ۴۳۔ اس پر مزید بحث آگے آرہی ہے۔

۳۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جھوٹے آدمی کو ایک جھوٹ کے چھپانے کے لئے کئی جھوٹ بولنا پڑتے ہیں۔ مرزا صاحب کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ مثلاً اپنی جھوٹی پیش گوئیوں پر (جو کہ پوری نہ ہو سکیں) پردہ ڈالنے کے لئے مسلسل اور پے در پے جھوٹ بولے اور اس طرح تضاد پیدا ہوا۔ کہ ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام ص ۳ پر پیش گوئی کی کہ پنڈت لیکھرام پر اللہ تعالیٰ کا خارق عادت عذاب نازل ہوگا اور جب اسے مرزا صاحب کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشارہ پر چھری سے قتل کر دیا گیا تو فوراً جھوٹ لکھ دیا کہ میں نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ چھ برس کے اندر چھری سے مارا جائے گا (نزول المسیح ص ۱۷۵)

۴۔ چونکہ مرزا صاحب مراق، ہسٹیریا کے مریض تھے جو کہ دماغی امراض ہیں اس لئے بعض اوقات موصوف کی یہ حالت ہوتی تھی کہ

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مرزا صاحب ایسی کیفیات میں وہ باتیں کر جاتے تھے جو کہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہوتی تھیں اور با متناقض بھی۔ مثلاً

(الف) حضور ﷺ کے ہاں ۱۲ لڑکیاں پیدا ہوئیں (ملفوظات ص ۲/۵۷ جلد ۲

(ب) آپ ﷺ کے گھر ۱۱ لڑکے پیدا ہوئے تھے جو کہ سب کے سب فوت ہو گئے تھے (تجلیات الہیہ ص ۳۰)

(ج) تمام انبیاء کرام فوت ہو چکے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱/۳۷۷

(د) مرزا صاحب بسا اوقات قصداً بقائمی ہوش و حواس بھی متضاد باتیں لکھ جاتے تھے تا کہ داشتہ آید بکار کے مطابق یہ متضاد مؤقف کام آسکیں اور ہر شخص کو اس کے نظریہ کے مطابق تحریر دکھا کر گمراہ کیا جا سکے۔ موجودہ قادیانیوں کا طریقۂ واردات بھی یہی ہے۔

جلال الدین شمس قادیانی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے دیباچہ میں لکھتا ہے "ایک غلطی کا ازلہ...... یہ رسالہ اس لحاظ سے ایک اہم رسالہ ہے کہ اس رسالہ میں اصولی طور پر اس اختلاف کا حل پیش کیا گیا ہے جو بظاہر آپ کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریروں اور ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریروں میں اپنی نبوت کے متعلق نظر آتا ہے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تالیفات میں آپ نے بکثرت اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور ۱۹۰۱ء سے بعد کی تالیفات میں بکثرت اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا ہے" (دیباچہ ص ٦)

اسی لئے لاہوری گروپ مرزا صاحب کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی عبارات اور قادیانی گروہ ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریرات پیش کرتا ہے اور دونوں جماعتوں کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

قادیانی اور لاہوری گروپ عبارات مرزا سے جدا جدا طرز استدلال اور مرزا صاحب کی عبارات کا گورکھ دھندا سمجھنے کے لئے مبحثۂ راولپنڈی جلال الدین شمس قادیانی کی بات اس لئے بھی غلط ہے کہ مرزا قادیانی ۱۹۰۱ء کے بعد بھی بہترین کتاب ہے۔ دعویٰ نبوت اور اس سے انکار دونوں برابر اپنی کتابوں میں لکھتا رہا ہے۔ اس بحث کو مکمل کرنے کے لئے احمدیہ پاکٹ بک سے قادیانیوں کے عذر مع جوابات نقل کئے جاتے ہیں۔

قادیانی عذر نمبر ۱۔ حضرت مرزا صاحب کے اقوال میں کوئی تناقض نہیں ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ نبی پہلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک بات اپنی طرف سے کہے مگر اس کے بعد خدا تعالیٰ اس کو بتا دے کہ یہ بات غلط ہے، درست اس طرح ہے تو دوسرا قول نبی کا نہیں خدا کا ہوگا لہٰذا تناقض نہ ہوگا تناقض کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہی شخص کے اپنے دو اقوال میں ہو" (مصلحہ احمدیہ پاکٹ بک ص ۷۹۳ تا ۸۰۲)

جواب نمبر۱۔ ہمیں مرزا صاحب کا نبی ہونا ہی تسلیم نہیں ہے اور اس کے ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں مثلاً

۱۔ نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا صاحب شاعر تھے اور اپنی شاعری کو اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے تھے۔

۲۔ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا (ایام الصلح ۱۵۳) جبکہ مرزا صاحب کے متعدد استاد تھے (کتاب البریہ ص ۱۴۸)

۳۔ نبی غیر محرم عورتوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتا جبکہ مرزا صاحب بانو نامی ایک ملازمہ سے ٹانگیں دبوایا کرتے تھے (سیرت المہدی ص، ج)

۴۔ نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا صاحب چوراسی کتابوں کے مصنف تھے۔

۵۔ نبی آزادی کا علمبردار ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہا تھا ارسل معنا بنی اسرائیل (بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو)

جبکہ مرزا صاحب انگریزوں کے ثناخواں اور ان کا خود کاشتہ پودا تھے (تحفہ قیصریہ وغیرہ) (تبلیغ رسالت ۱۹ ا ج ۷)

جواب نمبر۲۔ نبی کی وحی کی طرح نبی کے اپنے فرمودات میں بھی تضاد نہیں ہوتا۔ احمدیہ پاکٹ بک کے قادیانی مصنف کی یہ دیدہ دلیری اور شرمناک جسارت ہے بددیانتی اور بدزبانی ہے کہ اس نے سولہ آیات لکھ کر ان میں فرضی تضاد ثابت کیا اور کہا ہے اگر حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی عبارات میں تضاد ہے تو قرآن مجید۔ کی ان آیات میں بھی تضاد ہے لیکن چونکہ درحقیقت قرآن مجید میں کوئی تضاد نہیں لہٰذا مرزا قادیانی کی عبارات میں بھی کوئی تضاد نہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ہم نے اس رسالہ میں مرزا صاحب کے اپنے اقوال میں باحوالہ تضاد ثابت کیا ہے اور ان مقامات پر مرزا صاحب نے کوئی تصریح نہیں کی کہ میرا دوسرا قول وحی الہیٰ کی وجہ سے بدلا گیا ہے۔ لہٰذا قادیانی عذر ناقابل قبول ہے۔

جواب نمبر۳۔ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں معصوم ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی غلطی نہیں کرنے دیتا (نور الحق ۲۷ ا ج ۲) اس لئے قادیانی یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا پہلا قول ان کی غلط فہمی کی وجہ سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کر کے وہ غلطی دور کر دی؟

قادیانی عذر نمبر۲۔ نبی کی وحی میں نسخ ہوسکتا ہے کہ پہلے اور حکم نازل ہوا بعد میں اور حکم آگیا مرزا صاحب کی وحی میں بھی نسخ پایا جاتا ہے۔

(ایضاً بحوالہ مذکورہ)

جواب: احمدیہ پاکٹ بک کے مصنف کی یہ حالت ہے کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ نسخ اعتقادات اور اخبار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں نہیں ہوا کرتا بلکہ احکام میں ہوتا ہے۔ اور مرزا صاحب کے تمام تر تضادات، اعتقادات و نظریات اور اخبار سے تعلق رکھتے ہیں۔ فقہی احکامات میں تضاد بیانی شاذونادر ہی ہے لہذا نسخ والی تاویل بھی باطل ہے۔

ایک وضاحت

قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ ہر کتاب کا جواب لکھتے ہیں چاہے جواب بنتا ہو یا نہ۔ جیسے مثل مشہور ہے کہ ایک تیلی نے جاٹ کو طعنہ دیا تھا کہ جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ اس نے کہا تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو۔ اس نے کہا کہ تیرا جواب بنا نہیں ہے جاٹ نے کہا میں نے جواب دے دیا ہے چاہے بنے یا نہ بنے۔ قادیانیوں کا معاملہ بھی کچھ ایسے ہی ہے۔ یہ لوگ ایسی رکیک تاویلات کرتے ہیں کہ ابلیس بھی شرما جائے۔ تاویلات کرنے والے قادیانی مبلغین اور ان کی تاویلات کے پھندے میں پھنسنے والے نادان دوستوں سے احقر کی ایک ہی عاجزانہ گزارش ہے کہ

سحر کا ایک ہی مفہوم ہے، طلوع سحر
مجھے فریب نہ دیں روشنی کی تعبیریں

تضاد بیانی کے بارے میں مرزا قادیانی کے فتاویٰ

۱۔ پھر تناسخ کا قائل ہونا اسی شخص کا کام ہے جو پرلے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلاموں میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔ (ست بچن ص ۲۹ حاشیہ)

۲۔ صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اسکا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے (ست بچن ص ۲۶/۳۰)

۳۔ اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن ص ۳۱)

۴۔ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس شخص کی حالت ہے جو ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

آگے بڑھنے سے پہلے ان فتاوی کو ذہن نشین کر لیں اور تضادات پڑھنے کے دوران بار بار دہراتے رہیں بہت فائدہ ہو گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تضادات مرزا قادیانی

اپنے ذاتی حالات اور دعووں کے متعلق تضادات

تصویر کا پہلا رخ	تصویر کا دوسرا رخ
۱۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے (کتاب البریہ ص ۱۶۲)	۱۔ عرصہ سترہ یا اٹھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے دادا فارسی الاصل ہیں (کتاب البریہ ۱۶۲/حاشیہ)
۲۔ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی ہوں (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۲، روحانی خزائن ص ۲۱۶)	۲۔ اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۷ ومثلہ چشمہ معرفت ص ۳۳۱)
۳۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے (ایام الصلح ص ۱۶۸/۱۵۳، روحانی خزائن ص ۳۹۴)	۳۔ بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھے سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلّم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جنکا نام فضل احمد تھا (کتاب البریہ ۱۴۸ تا ۱۵۰، ومثلہ سیرت المہدی ص ۲۳۳/ ۱ج)
۴۔ میں انگریزی نہیں جانتا اس کوچہ سے بالکل ناواقف ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں ہے (نزول المسیح ص ۱۴۰ روحانی خزائن ۵۱۶)	۴۔ مولوی الٰہی بخش صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے سیالکوٹ میں (منشیوں کے لئے ایک انگریزی مدرسہ قائم کیا ڈاکٹر امیر شاہ پنشنر معلم تھے، مرزا صاحب نے بھی انگریزی کی ایک دو کتابیں بھی پڑھیں (ملخصہ سیرت المہدی ۱۵۵/ ۱ج)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵- سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ سے ۱۸۶۸ تک رہی (مصلہ سیرت المہدی ص ۱۵۴ تا ۱۵۷/ج۱)

۵- اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانے میں تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا ہوں (لیکچر سیالکوٹ ص ۴۰، روحانی خزائن ص ۲۴۲)

ادنی چیزوں پر مقدمات کی مذمت

۶- ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک زمیندار مقدمہ کے متعلق جو تحصیل بٹالہ میں دائر تھا خواب آئی کہ جھنڈا سنگھ نام ایک دخیل کار پر ہماری ڈگری ہو گئی اس دخیل کار پر بوجہ ایک درخت کیکر (ببول) جس کو اس نے اپنے کھیت سے ہماری اجازت کے بغیر کاٹ لیا تھا چودہ روپے کی نالش کر دی گئی۔ سو خواب میں دکھائی دیا کہ دعویٰ مسموع ہو کر ڈگری ہو گئی (تریاق القلوب ص ۲۰۶)

۶- حضرت اویس قرنی والدہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے اوران کے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے تھے۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنھوں نے والدہ کی خدمت کر کے یہ قبولیت اور عزت پائی، ایک وہ ہیں جو ایک ایک پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام بری طرح لیتے ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ص ۳۴)

۷- میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی (مواہب الرحمن ص ۱۸، روحانی خزائن ص ۲۳۶)

۷- میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں (کتاب البریہ ص ۱۱)

۸- گالی دینا اور بدزبانی طریقِ شرافت نہیں (اربعین نمبر ۴، ضمیمہ نمبر ۵)
کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو (کشتی نوح ص ۱۱)

۸- مرزا نے اپنے مخالفین کو بے شمار گالیاں دیں بطور نمونہ چند گالیاں حسب ذیل ہیں (۱) دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں (اردو ترجمہ نجم الہدیٰ ص ۵۳) (۲) یہ میری کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان دوستی اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری تصدیق کرتا ہے اوران کتابوں میں میں نے جو علوم لکھے ہیں ان سے نفع اٹھاتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

۹- ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں

۹- براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے حیات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن ص ۱۳۱)

عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ بھی لکھا اور وہ الہامات بھی لکھے جن سے وہ بقول خود عیسیٰ علیہ السلام بنتے تھے۔ اسکا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا۔

"میں نے ان دونوں متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا (اعجاز احمدی ص ۸ روحانی خزائن ۱۱۴ و مثلہ ایام الصلح ص ۴۳)

۱۰۔ ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاک دامن اور نیک بخت ہوتی تھیں بلکہ دور ہی بٹھا کر صرف تلقین و توبہ کرتے تھے (نور القرآن نمبر ۲ ص ۴۷، روحانی خزائن ص ۴۴۹) و مثلہ سیرت المہدی ص ۱۵ ج ۳)

۱۰۔ مرزا صاحب ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو سے بدن دبواتے تھے ملاحظہ فرمائیں سیرت المہدی ۲۱۰ / ج ۳ اور غیر محرم عورتیں مرزا کی پہرہ داری کا کام بھی کرتی تھیں (سیرت المہدی ص ۲۷۳ / ج ۳)

حضور کو مرحومہ (عائشہ) کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔ حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا اللہ تجھے اولاد دے۔ حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے (الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

۱۱۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸۴، حاشیہ ص ۱۹ حاشیہ

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا (چشمہ معرفت ص ۲۲۲/۳۱)

مثلہ، اربعین نمبر ۳، ص ۲۴ حاشیہ، ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹) جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک جیسا ہے (حقیقت الوحی ص ۲۰۶۔)

۱۱۔ ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور اس کو کافر قرار دیں گے (اربعین نمبر ۳، ص ۲۵، روحانی خزائن ص ۴۰۴)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔ (اربعین نمبر ۳، ص ۱۷)

حالانکہ یہ دونوں جھوٹ ہیں ایسی کوئی حدیث ضعیف اور موضوع کا کسی کتاب میں نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com